نمبر ۳۲

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً

ترجمہ: جو شخص نیک عمل کریگا مرد ہو یا عورت اور وہ ایمان بھی رکھتا ہو تو ہم اسکی زندگی اچھی طرح بسر کرائینگے

رسالہ موسومہ

مسلمان عورت کے فرائض

محرم ۱۳۶۲ھ

مرتبہ

احمد علی عفی عنہ

المشتہر شعبۃ التالیف والاشاعۃ

انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

ضروری گذارش (۱) بیرونی حضرات ایک آنہ کا ٹکٹ برائے محصولڈاک وپیکنگ بھیجکر مفت منگا سکتے ہیں (۲) مقامی حضرات یہ رسالہ دفتر سے مفت لے سکتے ہیں۔

بار [illegible] مطبوعہ مقبول عام الیکٹرک پریس لاہور باہتمام حاجی ... کتب خانہ [illegible]

خلاصة المشكوة

ہدیہ مجلد ۸ عہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد

مسلمان بہنو! یاد رکھو۔ دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے۔ ایک دوسرا جہان ہے۔ جہاں جاکر ہمیں ہمیشہ رہنا ہے۔ اُس جہان کا نام عالمِ آخرت ہے۔ اس سے پہلے دنیا اور آخرت کے درمیان زندگی کا ایک دور ہے جسے عالمِ برزخ کہا جاتا ہے۔

پیاری بہنو! تم جانتی ہو کہ اس دنیا میں آرام سے زندگی بسر کرنے کیلیے دُنیاوی اسباب کی ضرورت ہے جسے وہ میسر ہیں وہ آرام میں ہے۔ اور جسے میسّر نہیں۔ اس کی زندگی تلخ ہے۔ اسی طرح آخرت کی زندگی کا حال ہے۔ وہاں جن لوگوں کو راحتِ آخرت کے اسباب میسر ہونگے۔ راحت پائینگے۔ اور جو بدقسمت اُن اسباب سے محروم ہونگے۔ وہ طرح طرح کے عذابوں میں مبتلا ہونگے۔

میری بہنو! یاد رکھو۔ دنیا میں تم باپوں اور خاوندوں کی کمائی سے فائدہ اٹھا سکتی ہو۔ اُن کی عزت سے عزت پا سکتی ہو۔ مثلاً لوگ تمہاری اس واسطے عزت کرسکتے ہیں۔ کہ تم کسی عالم یا کسی بزرگ کی بیٹی ہو۔ یا

تمہارا باپ دنیاوی لحاظ سے بہت بڑا معزز ہے۔ مثلاً بادشاہ کی بیٹی شاہزادی اور اس کی بیوی بیگم بادشاہ کہلاتی ہے۔ مگر یاد رکھو۔ آخرت میں عزت و آرام پانے کے لیے فقط اپنی نیکیاں کام آئینگی۔ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا تھا" اے فاطمہ رسول اللہ کی بیٹی! میرے مال سے جتنا چاہو۔ مانگ لو۔ مگر اللہ کے عذاب سے میں نہیں چھڑا سکتا!! جس خدا تعالیٰ نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ اس نے جو فرائض تمہاری دنیا کی زندگی کے مقرر کیے ہیں۔ وہ ادا کرکے دنیا سے جاؤ گی۔ تو آخرت میں عزت پاؤ گی۔ ورنہ عذابِ الٰہی میں مبتلا کی جاؤ گی۔

پیاری بہنو! اس چھوٹے سے رسالے کا مقصد یہ ہے۔ کہ تمہارے ذمے جو فرائض ہیں۔ اُن سے آگاہ کیا جائے۔ تاکہ اُن پر عمل کرکے بارگاہِ الٰہی میں عزت پاؤ۔ عذابِ الٰہی سے بچ جاؤ۔ دنیا میں ان فرائض کے ادا کرنے کے باعث عزت و آرام سے زندگی بسر کرو۔ قبر میں جاؤ تو وہ تمہارے لیے بہشت کا باغ بن جائے۔ میدانِ حشر میں جاؤ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں حوضِ کوثر سے پانی پلائیں۔ اللہ تعالےٰ کی مغفرت تمہارے شاملِ حال ہو۔ اور پل صراط سے صحیح وسلامت پار اُتر کر بہشت میں جا پہنچو۔

فرائض کی اجمالی فہرست

(۱) اللہ تعالیٰ کا حق (۲) رسول اللہ کا حق

(۳) ماں باپ کا حق (۴) رشتہ داروں کا حق
(۵) اولاد کا حق (۶) خاوند کا حق
(۷) پڑوسی کا حق (۸) باقی لوگوں کا حق

(۱) اللہ تعالیٰ کا حق

عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اَخْبِرْنِيْ بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِيْ مِنَ النَّارِ۔ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَ عَنْ اَمْرٍ عَظِيْمٍ۔ وَاِنَّهٗ لَيَسِيْرٌ عَلٰى مَنْ يَّسَّرَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَّتُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ (الحديث)

ترجمہ۔ معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ اُنہوں نے کہا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ مجھے ایسا عمل بتائیے۔ جو مجھے بہشت میں پہنچائے۔ اور دوزخ سے دور ہٹائے۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے بہت بڑی چیز پوچھی ہے۔ اور جس پر اللہ تعالےٰ آسان کر دے اُس کے لیے آسان بھی ہے۔ (وہ یہ ہے) تو اللہ تعالیٰ کی عبادت کر۔ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنا۔ نماز اچھی طرح سے پڑھ۔ زکوٰۃ دے۔ رمضان کے روزے رکھ۔ اور بیت اللہ الحرام کا حج کر۔

تنبیہ میری بہنو! اگر تمہارا یہ ایمان ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے رسول ہیں اور واقعی تم دوزخ سے بچنا اور بہشت میں جانا چاہتی ہو۔ تو تمہارا فرض ہے۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمائے

ہوئے طریقے پر عمل کرو۔ ورنہ تمہاری مثال ایسی ہوگی جیسی ایک مریض کی کہ اعلیٰ درجہ کے حکیم حاذق سے نسخہ تو دریافت کر لیتا ہے۔ مگر استعمال نہیں کرتا۔ وہ کبھی شفایاب نہیں ہو سکتا۔

اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے اور شرک سے بچنے کے معنے

میری بہنو! شرک کے معنے حصہ داری ہے۔ شریعت کی اصطلاح میں شرک سے یہ مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کی شانِ خصوصی میں کسی غیر کو حصہ دار سمجھنا۔

اللہ تعالیٰ کی شانِ خصوصی کا اجمالی نقشہ

(۱) اِس جہان کا بنانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ (۲) اس جہان کا چلانے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ (۳) رزق میں تنگی یا کشادگی کرنے والا وہی ہے۔ (۴) بیمار یا تندرست کرنے والا وہی ہے۔ (۵) ہر چیز کا نفع یا نقصان اُسی کے حکم سے ہوتا ہے۔ (۶) زندگی اور موت کی باگ اُسی کے قبضۂ قدرت میں ہے (۷) انسان کو جب ضرورت پیش آئے اُسی سے مانگے۔ (۸) جب چیز مل جائے شکر فقط اُسی کا بجا لائے۔

(اگرچہ مجازی اور عارضی طور پر اُس انسان کا شکریہ بھی ادا کر دے۔ جس کے ہاتھ سے ہو کر یہ نعمت ملی ہو۔ مثلاً استاد سے کہے۔ میں آپ کا بڑا ممنون ہوں کہ آپ نے تکلیف اٹھا کر مجھے پڑھایا۔ مگر دل میں یہ خیال کرے۔ کہ ایسے قابل استاد کا بہم پہنچانا اور اسے ایسا کمال عطا فرمانا

یہ تو اللہ تعالیٰ ہی کا فضل ہے۔ اگر وہ میرے استاد کو کمال عطا نہ فرماتا تو میں کیسے فیض حاصل کرتا چنانچہ قرآن شریف میں ہے (وَمَا بِكُمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ یعنی تمہاری ساری نعمتیں اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہیں)

(۹) اللہ تعالیٰ کے سوا کسی غیر کو سجدہ نہ کرے۔ (۱۰) مستحق عبادت کا فقط اُسی کو ٹھہرائے۔

میری بہنو! اوپر کی بیان کردہ دس چیزوں میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی غیر کو حصہ دار سمجھوگی۔ تو مشرک ہو جاؤ گی۔ اور شرک کبھی معاف نہیں ہوگا۔ ایسا شخص ہمیشہ جہنم میں رہیگا۔ (قولہ تعالیٰ) اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ ترجمہ اللہ تعالیٰ شرک کبھی معاف نہیں کریگا۔ اور شرک کے سوا جو گناہ جسے چاہے معاف کردے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا حق

عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ كَمَثَلِ رَجُلٍ اَتٰى قَوْمًا فَقَالَ يَا قَوْمِ اِنِّيْ رَاَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ۔ وَاِنِّيْ اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ۔ فَاَطَاعَهٗ طَآئِفَةٌ مِّنْ قَوْمِهٖ فَاَدْلَجُوْا فَانْطَلَقُوْا عَلٰى مَهْلِهِمْ فَنَجَوْا وَكَذَّبَتْ طَآئِفَةٌ مِّنْهُمْ فَاَصْبَحُوْا مَكَانَهُمْ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاَهْلَكَهُمْ وَاجْتَاحَهُمْ فَذٰلِكَ مَثَلُ مَنْ اَطَاعَنِيْ

فَاتَّبَعَ مَا جِئْتُ بِہٖ وَمَثَلُ مَنْ عَصَانِیْ وَکَذَّبَ مَا جِئْتُ بِہٖ مِنَ الْحَقِّ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ (ترجمہ) ابو موسٰیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری اور جو چیز اللہ تعالیٰ نے مجھے دے کر بھیجا ہے۔ اُس کی مثال ایسی ہے۔ جیسے ایک شخص کسی قوم کے پاس آیا۔ پھر کہا اے لوگو! میں نے اپنی آنکھوں سے ایک لشکر دیکھا ہے۔ (یعنی جو تمہیں لوٹنے کے لیئے آرہا ہے) اور میں برہنہ بدن ڈرانے والا ہوں۔ (عرب میں دستور تھا کہ جب کوئی شخص خطرناک دشمن کے آنے کی اطلاع دیتا۔ تو برہنہ بدن ہو کر واویلا کرتا) پس جلدی! جلدی! (یعنی جلدی نکل جاؤ) پھر اُس کی قوم میں سے ایک جماعت نے اس کا کہا مان لیا! اور رات کے اندھیرے میں چل نکلے وہ نہایت آرام سے چلے گئے۔ اور نجات پاگئے۔ اور ایک جماعت نے اُسے جھٹلایا۔ وہ اپنی جگہ پر ٹھہرے رہے۔ صبح ہوتے ہی (دشمن کا) لشکر اُن پر آپہنچا۔ اور اُن کا ستیاناس کر دیا۔ یہی مثال ہے۔ اُس شخص کی جس نے میری فرمانبرداری کی۔ اور جو چیز میں لایا ہوں۔ اُس کی تابعداری کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی۔ اور (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) جو حق میں لایا ہوں اُسے جھٹلایا۔

(۳۲) ماں باپ کا حق

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَغِمَ اَنْفُہٗ۔ رَغِمَ اَنْفُہٗ۔ رَغِمَ اَنْفُہٗ۔ قِیْلَ مَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

قَالَ مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَاهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ رواہ مسلم (ترجمہ) ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اُس کی ناک خاک آلودہ ہو۔ اس کی ناک خاک آلودہ ہو۔ اس کی ناک خاک آلودہ ہو۔ (یہ کلمہ ایک طرح کی بددعا ہے) آپ سے عرض کی گئی۔ کس شخص کے لیے یہ بددعا فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا۔ جو شخص بڑھاپے کی حالت میں دونوں ماں باپ یا ان میں سے ایک کو پائے۔ پھر بہشت میں داخل نہ ہو

شرح الحدیث

یعنی بڑھاپے میں ماں باپ کی خدمت کرتا۔ اس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوتا۔ اور بہشت میں داخل فرما دیتا۔

تنبیہہ } میری بہنو! آج کل فتنہ و فساد کا دور دورہ ہے۔ شرم و حیا رخصت ہو رہے ہیں۔ ماں باپ۔ ساس اور خسر کا ادب نہیں رہا۔ عام طور پر آپ دیکھینگی۔ کہ بیٹیاں اپنی بوڑھی ماؤں کو اس طرح ڈانٹ دیتی ہیں جس طرح خادمہ کو ڈانٹا جاتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کہ اگر ماں باپ سے کوئی غلطی ہو جائے۔ تو اُف بھی مت کہو۔ وہ بڑی ہی بدبخت ہونگی۔ جو ماں باپ جیسے شفیق مہربانوں کو راضی نہ کر سکیں اور جہنم میں جائیں۔ اَللّٰهُمَّ اَعِذْنَا مِنْهُ وَجَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ

(۴) رشتہ داروں کا حق

عہ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ وَلٰكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِيْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا۔ رواہ البخاری۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ۔ متفق علیہ۔

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ صلہ رحمی (رشتہ داروں سے اچھا سلوک) کرنے والا وہ شخص نہیں ہے۔ جو (رشتہ داروں کے اچھے سلوک کا) بدلہ دینے والا ہو۔ بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ شخص ہے۔ جب اُس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑے۔

۲۔ جبیر بن مطعم نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قطع رحم کرنے والا بہشت میں نہیں جائیگا (یعنی ابتداءً نہیں جائیگا۔ ہاں سزا بھگت کر جا سکتا ہے)

تنبیہہ حدیث شریف سے معلوم ہؤا جو رشتہ دار ہم سے اچھی طرح سے ملتے ہیں۔ ہماری عزت کرتے ہیں۔ غرضیکہ دستور کے مطابق ہم سے ہر لحاظ سے اچھی طرح پیش آتے ہیں۔ اُن کی عزت کرنے اور اُن سے ہر طرح کا نیک سلوک کرنے سے صلہ رحمی کا پورا حق ادا نہیں ہوتا۔ بارگاہِ الٰہی سے صلہ رحمی کا سارٹیفکیٹ اُن لوگوں کو ملیگا جو قطع رحمی کرنے والوں سے صلہ رحمی کرتے ہیں۔

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ قَرَابَةً

أَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنِيْ وَاُحْسِنُ اِلَيْهِمْ وَيُسِيْئُوْنَ اِلَيَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَيَجْهَلُوْنَ عَلَيَّ فَقَالَ لَئِنْ كُنْتَ كَمَا قُلْتَ فَكَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَا يَزَالُ مَعَكَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِيْرٌ عَلَيْهِمْ مَا دُمْتَ عَلٰى ذٰلِكَ رواہ مسلم صفحہ باب البر والصلہ

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ہیں۔ میں ان سے صلہ رحمی (رشتہ داروں سے عمدہ سلوک) کرتا ہوں۔ اور وہ مجھ سے قطع رحمی کرتے ہیں۔ میں اُن سے نیکی کرتا ہوں۔ اور وہ مجھ سے برائی کرتے ہیں۔ میں اُن سے بردباری سے پیش آتا ہوں۔ اور وہ مجھ پر سختی کرتے ہیں۔ آپ نے (ساری بات سُن کر) فرمایا۔ اگر ایسا ہی ہے۔ جیسا تو کہہ رہا ہے؛ تو گویا تو اُن کے مُنہ پر راکھ ڈال رہا ہے۔ اور جب تک تم اسی طرح رہو گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے ساتھ ان کے مقابلے میں ہمیشہ مدد شامل ہو گی

تنبیہ نتیجہ یہ نکلا۔ کہ جو شخص رشتہ داروں کی بدسلوکی پر صبر کرے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد اسی کے ساتھ رہتی ہے۔ دنیا میں اللہ تعالےٰ اُسے عزت دیگا۔ اور وہ ذلیل ہونگے۔ اور آخرت میں بھی یہ نجات پا جائیگا۔ اور وہ قطع رحمی کے جرم میں گرفتار ہو جائینگے۔

(۵) اولاد کا حق

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَّكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِيَّتِهٖ فَالْاِمَامُ

الَّذِیْ عَلَی النَّاسِ رَاعٍ وَّهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰٓی اَهْلِ بَیْتِهٖ وَمَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ وَالْمَرْاَۃُ رَاعِیَۃٌ عَلٰی بَیْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِیَ مَسْئُوْلَۃٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰی مَالِ سَیِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِهٖ

متفق علیہ۔

لڑکیوں کی خدمت کا ثواب

عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ حَتّٰی تَبْلُغَا جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَنَا وَهُوَ هٰکَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهٗ (رواہ مسلم)

ترجمہ۔ انسؓ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے دو لڑکیوں کی بالغ ہونے تک پرورش کی قیامت کے دن میں اور وہ اس طرح پر آئینگے۔ اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملا کر دکھایا۔ (یعنی جس طرح یہ انگلیاں آپس میں ملی ہوئی ہیں اس طرح وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہوگا)

عَنْ عَآئِشَۃَ قَالَتْ جَآءَتْنِی امْرَاَۃٌ وَّمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْاَلُنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ غَیْرَ تَمْرَۃٍ وَّاحِدَۃٍ فَاَعْطَیْتُهَا اِیَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَیْنَ ابْنَتَیْهَا۔ وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهٗ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْءٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ کُنَّ لَهٗ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ

متفق علیہ صدا ۱۳

ترجمہ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا۔ کہ میرے پاس ایک عورت سائلہ آئی۔ اور اس کے ساتھ دو بیٹیاں تھیں۔ اس وقت میرے پاس سوائے ایک کھجور کے اور کچھ نہ تھا۔ میں نے اسے وہی دے دی۔ اس نے خود تو نہ کھائی۔ اور دونوں بیٹیوں کو تقسیم کر دی۔ پھر اٹھ کر چلی گئی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ میں نے انہیں ساری بات سنائی۔ آپ نے فرمایا جس شخص کی بیٹیوں کے ذریعے سے آزمائش کی گئی۔ اور اس نے ان کے ساتھ اچھا سلوک ..... کیا۔ یہ بیٹیاں اس کے لیے دوزخ کے سامنے آڑ بن جائینگی۔

تنبیہ دنیا دار عموماً بیٹیوں کو حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جب بیٹی پیدا ہو۔ تو خوش نہیں ہوتے۔ اور ان کی خدمت کو چٹی خیال کرتے ہیں۔ ہمارے پنجاب میں ذراسی بات میں ماں اگر ناراض ہو جائے تو بیٹی کو ان الفاظ سے کوستی ہے۔ (۱) نیں توں مرجائیں۔ (۲) نیں توں ڈب جائیں۔ (۳) نیں توں مگروں لہہ جائیں۔ اور اگر ماں باپ راضی ہوں تو دنیا دار مندرجہ ذیل الفاظ سے یاد کرتے ہیں (۱) ناس ہوئیں گلاں کیہیاں سوہنیاں کردی اے۔ (۲) نیری کلیجی کڈھ لواں۔ (۳) نیری کلیجی بھن کھانواں۔

میری بہنو! یہ سارے فقرے پتہ دے رہے ہیں۔ کہ تمہیں بیٹی کے پیدا ہونے سے خوشی نہیں ہے۔ تم ہی انصاف کرو۔ کیا بیٹوں کے

حق میں بھی خوشی کے وقت ایسے الفاظ استعمال کیا کرتی ہو۔

عزیز بہنو! یاد رکھو۔ گذشتہ دونوں حدیثوں میں غور کر کے دیکھو۔ کہ دو بیٹیاں آخرت میں وہ کام دینگی۔ کہ بیٹے سو بھی نہیں دے سکتے۔ اس سے بڑھ کر کوئی شرف ہو ہی نہیں سکتا۔ کہ قیامت کے دن سید المرسلین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تمہیں بہشت میں جگہ ملے لہذا یاد رکھو۔ بیٹیوں کی خدمت کرنا اپنی سعادت خیال کیا کرو۔ اور خوشی سے اُن کی خدمت کیا کرو۔ تاکہ تمہارے لیے ذریعہ نجات ثابت ہوں یہ بھی یاد رکھو کہ آنحضرت کے صاحبزادیاں ہی تھیں اور صاحبزادے تو دودھ پینے کی حالت میں وفات پا گئے۔ حضرت فاطمہؓ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سلوک تھا کہ جب وہ تشریف لاتیں۔ تو آپ کھڑے ہو جاتے سفر سے تشریف لاتے۔ تو پہلے اُن کے ہاں تشریف لے جاتے۔

بیٹی کا حق

میری بہنو! بیٹی کا حق فقط کھلانا۔ پلانا۔ پہنانا اور بیمار ہو جائے۔ تو دواء کرنا اور جوان ہو جائے تو جہیز دے کر بیاہ دینا ہی نہیں ہے بلکہ تمہارا فرض ہے کہ بیٹی کو ضروریات دین کی تعلیم دو۔ جب تک تمہاری زیر نگرانی رہیں۔ احکام دینی کی پابندی کراؤ۔ مثلاً باقاعدہ نماز پڑھیں روزے رکھیں۔ قرآن شریف کی تلاوت کریں۔ بڑوں کا ادب سیکھیں۔ ورنہ یاد رکھو۔ قیامت کے دن اولاد کی تربیت کے متعلق تم سے بازپرس ہوگی۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن کے گناہوں کے باعث کہیں تمہیں جہنم میں

جانا پڑے۔

غلط فہمی کا ازالہ

میری بہنو! آجکل بڑے شہروں میں لڑکیوں کی تعلیم کی طرف خاص طور پر توجہ کی جارہی ہے۔ لڑکیاں سکولوں کالجوں میں تعلیم پا رہی ہیں لیکن یاد رکھو۔ ان سکولوں اور کالجوں کی تعلیم میں دینی تعلیم نہیں دی جاتی۔ اس تعلیم جدیدکے نصاب سے خوفِ خدا۔ محبتِ الٰہی۔ فکرِ عاقبت۔ نجاتِ آخرت کے ذرائع بتلانا اُن پر عمل کروانا یہ سب چیزیں حرفِ غلط کی طرح مٹا دی گئی ہیں۔ بلکہ آج کل کی تعلیم میں لڑکیوں کو گانا بجانا سکھایا جاتا ہے۔ ڈرامہ اور سینما عورتوں کی تعلیم کا جزو بنائے جارہے ہیں۔ میری بہنو! خود ہی اندازہ کر لو۔ کہ اس تعلیم کے کیا نتائج نکلیں گے۔ لہٰذا یہ نہ سمجھنا کہ یہ تعلیم دلا کر تم عند اللہ بری الذمہ ہو جاؤ گی۔

(۶) خاوند کا حق

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمَرْأَۃُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَہَا وَصَامَتْ شَہْرَہَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَہَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَہَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّۃِ شَاءَتْ۔

رواہ ابونعیم فی الحلیۃ باب عشرۃ النساء صفحہ ۲۷۳

ترجمہ۔ انسؓ سے روایت ہے۔ اُنھوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت پانچ نمازیں پڑھا کرے۔ اور رمضان کے روزے رکھے۔ اور اپنی عفت کی حفاظت کرے (یعنی اپنے خاوند کے

سوا غیر سے ناجائز تعلق نہ رکھے۔ اور اپنے خاوند کی فرماں برداری کرے۔
تو بہشت کے جس دروازہ سے چاہے داخل ہو جائے۔

تنبیہہ (۱) میری بہنو! فقط مسلمان کہلوانے۔ مسلمانوں کے نام رکھوانے
مسلمانوں کے گھر میں بیاہی جانے۔ مسلمانوں کے تہواروں میں
خوشیاں منانے (مثلاً عید الفطر آئی۔ تو عمدہ کپڑے پہن لیے۔ اور عید اضحی
آئی۔ تو کپڑے پہنے اور قربانی کا گوشت کھا لیا) سے بارگاہِ الٰہی میں تم
مسلمان نہیں کہلا سکتی۔ اور نہ عذاب الٰہی سے نجات پا سکتی ہو۔

۲۔ بعض عورتوں میں یہ مرض ہوتا ہے کہ بجائے اس کے کہ مردوں کی
فرمانبردار ہوں۔ مردوں کو اپنا تابع بنانا چاہتی ہیں۔ کہ مرد جو کمائے اُن کی
ہتھیلی پر لا کر رکھ دے نہ ماں کو دے نہ باپ کی خدمت کرے۔ نہ کسی
بہن بھائی کا حق ادا کرے۔ اور جن سے ان کی صلح ہو اُس سے مرد ملے
جلے اور جہاں ان کی لڑائی ہو اُن لوگوں سے مرد بھی کوئی تعلق نہ رکھے
ایسی صورت میں اگر مرد نے بیوی کا کہا مان لیا تو دونوں ہی دوزخ کا
ایندھن بنینگے۔ وما علینا الا البلاغ۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَةَ اَنْ تَسْجُدَ
لِزَوْجِهَا (رواہ الترمذی)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ اُنھوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر میں کسی شخص کو کسی کے سجدہ کرنے کا حکم دے سکتا

تو عورت کو حکم کرتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

تنبیہہ: میری بہنو! آپ سمجھ گئی ہونگی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے خاوندوں کا کتنا درجہ بلند کیا ہے۔ کہ اگر غیر اللہ کو سجدہ جائز ہوتا تو بیویوں سے خاوندوں کو سجدہ کروایا جاتا۔ لہذا یاد رکھو۔ کہ اگر مرد تم سے ناراض ہے تو سمجھو کہ اللہ تعالیٰ بھی ناراض ہے۔

مرد کی ناراضگی کے اسباب

(۱) عورت بد زبان ہے بولتے وقت مرد کی عزت کا لحاظ نہیں رکھتی غصہ کے وقت اُس کی پت اتار کر رکھ دیتی ہے۔

(۲) بعض عورتیں مرد کے ماں باپ کو برا بھلا کہہ دیتی ہیں۔ جسے مرد برداشت نہیں کر سکتا۔

(۳) عورت فضول خرچ ہو۔ مرد کی مرضی کے بغیر عورت کو اس کا مال خرچ کرنا حرام ہے۔

(۴) مرد کی مرضی کے بغیر عورت گھر سے باہر جائے۔ خواہ رشتہ داروں کے ہاں جائے۔

(۵) جن لوگوں کے سامنے کھلے منہ ہونا مرد پسند نہیں کرتا۔ اُن ہی کے سامنے ہونا۔

عزیزہ بہنو! اس قسم کی غلطیوں سے اپنے آپ کو بچایا کرو۔ تاکہ عذاب الٰہی میں مبتلا نہ ہونے پاؤ۔

ہاں یہ الگ بات ہے۔ کہ آپ نے اُن کی فرمانبرداری میں کوئی کمی نہیں

کی۔ پھر بھی مرد خواہ مخواہ ناراض رہتا ہے تو اس صورت میں اللہ تعالٰی کے فضل سے امید ہے کہ گرفت نہیں ہوگی۔

(۷) پڑوسی کا حق

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ یَّا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ فُلَانَةً تُذْکَرُ مِنْ کَثْرَةِ صَلَاتِهَا وَصِیَامِهَا وَصَدَقَتِهَا غَیْرَ اَنَّهَا تُؤْذِیْ جِیْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ هِیَ فِی النَّارِ۔ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَاِنَّ فُلَانَةً تُذْکَرُ قِلَّةُ صِیَامِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصَلٰوتِهَا وَاِنَّهَا تَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِیْ بِلِسَانِهَا جِیْرَانَهَا قَالَ هِیَ فِی الْجَنَّةِ۔ رواہ احمد والبیہقی۔

ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ ایک شخص نے کہا۔ یارسول اللہ فلانی عورت کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ بڑی نمازیں اور بڑے روزے اور بڑی خیرات کرتی ہے۔ مگر وہ اپنے ہمسایوں کو زبان سے ایذا پہنچاتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ وہ دوزخ میں جائیگی۔ (پھر) اُس نے کہا یارسول اللہ فلانی عورت (پہلی سے) روزے تھوڑے اور خیرات تھوڑی اور نماز تھوڑی پڑھتی ہے۔ (یعنی فرضوں کے بعد نفل نمازیں تھوڑی پڑھتی ہے۔) اور وہ پنیر کے ٹکڑے خیرات کرتی ہے (یعنی پنیر کے بچے کھچے ٹکڑے گداؤں کو دیتی ہے۔) اور اپنے ہمسایوں کو اپنی زبان سے نہیں ستاتی۔ آپ نے فرمایا وہ بہشت میں جائیگی۔

تنبیہ مسلمان بہنو! تم نے دیکھا۔ زبان دراز ہمسایوں کو ایذا دینے والی عورت باوجود نماز، روزہ، خیرات کرنے کے دوزخ میں جائیگی۔ اگر تم دوزخ سے بچنا چاہتی ہو۔ تو تمہارا فرض ہے کہ کوئی کام ایسا نہ کرو۔ جس سے ہمسائے کو تکلیف ہو۔ بطور نمونہ بعض باتیں ذکر کر دی جاتی ہیں۔ تاکہ عبرت ہو۔ مثلاً

۱- لڑائی کسی اور بات پر تھی مگر محض ہمسائی کو ذلیل کرنے کے لیے اُس پر بہتان باندھ دیا کہ فلاں شخص سے تیرا ناجائز تعلق ہے۔

۲- یا ہمسائی کی بہو۔ بیٹی کو محض ذلیل و خوار کرنے کے لیے اُن پر تہمت لگا دی کہ اُن کا فلاں شخص سے ناجائز تعلق ہے۔

۳- یا گھر میں سے کوئی چیز گم ہوئی تو بلا تحقیق اپنے گمان سے ہمسائی کے ذمہ لگا دی۔ کہ وہ یا اُسکے بچے لے گئے ہونگے۔ یہ خیال نہیں کرتیں کہ ممکن ہے ہمارے بچے ہی نے کہیں ضائع کی ہو۔

۴- عموماً ہمسائے ایک دوسرے کے حالات سے بخوبی واقف ہوتے ہیں۔ بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہمسایوں کے پوست کندہ حالات جہاں گئیں وہیں سناتی رہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ غیبت (گلہ کرنا) کا گناہ زنا سے بھی سخت ہے۔ اور غیبت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جھوٹی بات کہی جائے۔ جو بات بھی کسی کے پس پشت کہی جائے کہ اگر روبرو کہی جاتی تو اُسے ناگوارِ طبع ہوتی۔ خواہ وہ سچی بات ہو۔ تو بھی غیبت ہے

(۸) عام انسانوں کے حقوق

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَّا يَرْحَمُ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

ترجمہ جریرؓ بن عبد اللہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اُس پر رحم نہیں کرتا۔

تنبیہ:۔ عزیز بہنو! اگر تم چاہتی ہو۔ کہ اللہ تعالےٰ تم پر رحم کرے۔ تو تمہیں چاہیئے۔ کہ ہر ایک انسان پر (خواہ مسلمان یا کافر ہو) رحم کرو۔ (یعنی جہاں تک ممکن ہو۔ ہر ایک انسان کی مدد کرکے دعا لیا کرو) ۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍوؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ رواہ ابوداؤد والترمذی ۔

ترجمہ عبد اللہ بن عمروؓ نے کہا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رحم کرنے والوں پر رحمٰن رحمت نازل کرتا ہے۔ تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر وہ (اللہ تعالےٰ اور اسکے فرشتے) رحم کرینگے۔ جو آسمان پر ہیں۔

عزیز بہنو! زمین پر رہنے والے انسان بلکہ پرند چرند حیوانات پر رحم کیا کرو۔ تاکہ اللہ تعالےٰ تم پر رحم کرے۔ غرضیکہ ہر ایک جاندار کو دُکھ دینے سے پرہیز کیا کرو۔ مثلاً حیوانات پر اسطرح ظلم ہو سکتا ہے

کہ گائے بھینس - بھیڑ - بکری ہم نے پالی ہوئی ہے - اُسے وقت پر پانی نہ پلائیں - چارہ کم کھلائیں - ہر وقت باندھ رکھیں - اِن جانوروں کے بچوں کو بھوکا ماریں - اور دودھ سارا خود دُوہ لیں - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دوزخ میں دیکھا - جس نے بلی کو باندھ رکھا تھا - نہ خود کھانے کے لیے اُسے دیا اور نہ چھوڑا - کہ خود تلاش کرکے اپنا رزق کھاتی - اسی حالت میں وہ مرگئی

آخری گذارش

عزیز بہنو! جن بہنوں کا خدا تعالےٰ پر ایمان ہے - قیامت پر یقین رکھتی ہیں - عذابِ الٰہی سے نجات چاہتی ہیں - انہیں اپنی ایمانی قوت سے فرائض اسلامی کے بجالانے کا شوق پیدا ہوگا - اور اللہ تعالےٰ کی مدد سے وہ ادا کرسکینگی - مگر جنہیں دنیا ہی کی زندگی کا آرام و راحت مقصود ہو نہ خدا تعالےٰ پر ایمان نہ عذاب و ثواب سے سروکار اُنہیں کیا ضرورت ہے کہ مسلمان عورت کے اسلامی فرائض سے آگاہ ہوں یا سینما اور تھیٹر دیکھنا چھوڑ دیں یا کھلے بندوں اجنبی غیر محرم مردوں سے تنہائی میں میل جول سے پرہیز کریں - یا گانے بجانے کی بجائے تلاوت قرآن حکیم کریں - یا ذکر الٰہی سے روح کو آرام پہنچائیں -

---

آپ نے اِس رسالہ کو اوّل سے آخر تک بغور ملاحظہ فرمالیا - انجمن خدام الدین کیطرف سے اسوقت تک مختلف مضامین کے ۳۲ رسائل ... ہزار کی تعداد میں شائع ہوچکے ہیں ... بذریعہ منی آرڈر بھیجکر ایک خوبصورت جلد میں رجسٹرڈ پیکٹ منگوا لیجئے - ان کی مفصل فہرست دیکھنی ہو تو تین پیسے کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لیجئے +

آخری دُعا

اے اللہ! تو ہماری بہنوں کو مسلمان بنا۔ انہیں اپنے فرائض ادا کرنے کی توفیق عطا فرما!

مغربی عورتوں کے نقائص و عیوب سے نفرت دلا۔

دوزخ سے بچا!

جنت میں داخل فرما!

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن

تصدیقات علمائے کرام

حضرت مولانا محمد خلیل صاحب سابق مفتی ریاست مالیر کوٹلہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ محسن قدیم منعم عمیم خدائے عظیم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُسنے ہماری دنیاوی اور اُخروی بہبودی کے لیے نبوت کا سلسلہ جاری فرمایا جب یہ سلسلہ حضرت شفیع المذنبین خاتم النبیین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات بابرکات سے مکمل ہوگیا تو پھر جناب رسالتماب کے متبعین میں خلافت نبوت کا سلسلہ قائم فرمایا تاکہ علماء کرام تابقاء دنیا تحریر و تقریر کے ذریعہ سے خلق خدا کی اصلاح میں ساعی رہیں الحمد للہ یہ حضرات تیرہ سو سال سے اپنے فرائض کی ادائگی میں ساعی رہے لیکن جب ان حضرات کی مساعی جمیلہ پر نظر پڑتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان حضرات نے صنف ذکور کی اصلاح کی طرف ہی زیادہ تر اپنی توجہ مبذول فرمائی ہے اور صنف نسوال کی جانب کماحقہ التفات نہیں فرمایا اس امر کو محسوس کرتے ہوئے محی السنۃ قامع البدعۃ اعلاہم مجسم حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین لاہور نے اصلاح نسواں کا

سلسلہ جاری فرمایا اس سلسلہ میں یہ رسالہ "مسلمان عورت کے فرائض" احقر کی نظر سے گذرا بحیثیت احقر یہ رسالہ مستورات کی اصلاح کے لیے نہایت مفید ہے خداوند تعالیٰ مولانا کو اجر جزیل اور طبقہ نسواں کو اس سے مستفید ہونیکی توفیق عنایت فرمائے واللہ ہو الموفق وھو المستعان احقر عباد الجلیل محمد خلیل عفی عنہٗ

(۲) حضرت مولانا عبد العزیز صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ شاہی مسجد لاہور
میں نے رسالہ موسومہ بہ "مسلمان عورت کے فرائض" اول سے لیکر آخر تک پڑھا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس فتنہ و فساد کے زمانہ میں کہ جہاں ہر طرف سے زندقہ اور الحاد نمودار ہو رہا ہے اور ارکان دین اور شعار اسلام کی پھبتی اڑائی جا رہی ہے۔ کہیں پردے سے انکار ہے اور کہیں ضروریاتِ مذہب سے اعراض۔ ضرورت تھی کہ مستورات کو اس طرف خاص طور پر توجہ دلائی جائے۔ کیونکہ اولاد کی پرورش کا معتد بہ وقت ماں کی گود میں گذرتا ہے۔ اگر بچے کی ماں مذہب سے پورے طور پر واقف ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ بچے کے اخلاق و عادات اچھے نہ ہوں حضرت مولانا نے اس ضرورت کو ایک حد تک پورا کر دیا ہے اگر مستورات اس طرف تھوڑی سی توجہ کریں۔ تو کافی اصلاح ہو سکتی ہے باری تعالیٰ ہم سب کو اس پر عمل پیرا ہونیکی توفیق عطا فرمائے۔ آمین (عبد العزیز)

(۳) حضرت مولانا حافظ سید طلحہ صاحب ایم۔ اے پروفیسر اورنٹیل کالج لاہور
حضرت مولانا کا رسالہ میں نے تقریباً پورا پڑھا۔ انکا نام ہی پوری گارنٹی ہے کہ یہ چیز کتاب اور سنت کو پیش نظر رکھکر لکھی گئی۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اس قسم کے لٹریچر سے ضرور مستفید ہوں (سید طلحہ)

(۴) حضرت مولانا ابو محمد احمد صاحب تلمیذ ارشد شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ
عاجز نے یہ رسالہ تمام و کمال مطالعہ کیا۔ دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو جزاء خیر دے۔ بہت اچھی نصیحتیں ہیں جن لوگوں سے خطاب کیا گیا ہے اُن کو اللہ تعالیٰ ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما دے۔ آمین العبد العاجز ابو محمد احمد عفی عنہ امام مسجد صوفی لاہور

(۵) حضرت مولانا عبد العزیز صاحب خطیب جامع مسجد صدر میاں میر لاہور
حامداً و مصلیاً۔ مذہب اسلام کامل ہو کر دنیا میں آیا اُسکی وسعت تعلیم نے جہاں مردوں

ALMARIFAT

کی تربیت واصلاح اخلاق و نظام ملی اور فرائض انفرادی اور اجتماعی کے سدھارنے اور صحیح بنانے کا ذمہ اُٹھایا وہاں عورتوں کے حقوق اور فرائض کو بھی اس خوش اسلوبی سے پیش کیا تھا کہ عورتیں بھی مردوں کے دوش بدوش فطری تعلیم کے اصول پر عمل پیرا ہو کر شہداء اللہ فی الارض ہو سکیں عرصہ سے ہندوستان میں اسلامی تعلیم و تربیت سے لاپرواہی برتی جا رہی ہے انسانی کمال کا معیار اخلاق حسنہ کی بجائے سرمایہ داری صلح رحمی کی بجائے قطع رحمی عصمت وعفت کی بجائے بے حیائی کو قرار دیا جا رہا ہے اکثر اوقات مردوں کی اخلاقی اصلاح کے لیے تقریریں کیجاتی ہیں اور تحریریں لکھی جاتی ہیں اور یہ گروہ تا حال اُسی نظریہ کے ماتحت ہے کہ چونکہ عورت کی تخلیق مؤخر ہے لہذا اصلاح میں بھی مؤخر رکھا جاتا ہے حالانکہ عورت کی اصلاح مردوں سے ہر طرح مقدم ہونی ضروری ہے کیونکہ اسکی تربیت تعلیم سے متاثر ہو کر آنے والی نسلیں اسلام کا صحیح معنوں میں مصداق بننے کی قابلیت رکھ سکتی ہیں الحمد للہ کہ حضرت مولانا احمد علی صاحب قبلہ امیر انجمن خدام الدین لاہور نے اس ضرورت کو محسوس فرما کر رسالہ موسومہ عورتوں کے فرائض تحریر فرمایا جس میں عورت کی صحیح تعلیم اور فطری فرائض کو عام فہم زبان میں مرتب فرمایا ایک اہم وقتی خدمت اسلامی کو سرانجام دیا اللہ تعالیٰ جزاء خیر دے اور مسلمان عورتوں کو اس پاک تعلیم پر عمل کرنیکی توفیق عطا فرماوے آمین راقم عبد العزیز چھپائی لاہور

قرآن حکیم کی نئی تفسیر مرتبہ حضرت مولنا حاجی احمد علی صاحب

حضرت مولنا حاجی احمد علی صاحب مدظلہ العالی نے بعض مخلص احباب کی درخواست پر قرآن حکیم کی تفسیر لکھنا شروع فرمائی ہے چنانچہ بطور نمونہ سورہ علق یعنی فتح حق سورہ عصر جس میں عروج اقوام کے اسباب سورہ قریش جس میں فرائض علماء کرام وصوفیاء عظام سورہ کوثر جس میں اصول ہزیمت اعداء اسلام سور معوذتین جنمیں مصائب میں جائے پناہ کے مضامین درج ہیں بوضاحت بیان فرمائے ہیں لکھائی چھپائی کاغذ نہایت دیدہ زیب جو دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے جمیع مسلمانان ہند سے واثق امید ہے کہ حضرت مولینا کی اس سعی جمیل سے ضرور فائدہ اٹھائینگے ہدیہ بلا محصولڈاک سورہ علق ۴ر سورہ عصر ۳ر سورہ قریش ۲ر سورہ کوثر ۲ر معوذتین ۲ر

المعلن

ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

استنباط ہے ان حواشی کے متعلق جید ترین علماء کرام کی تصدیقات ایک مختصر رسالہ کی صورت میں شائع ہو چکی ہیں جو حضرات انکو دیکھنا چاہیں وہ ایک ٹکٹ برائے محصول ڈاک بھیجکر مفت منگوا کر پڑھ سکتے ہیں

تصدیق کرنے والے علمائے کرام کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں :-

(۱) استاذ العلماء امام المحدثین زبدۃ الصالحین اعلحضرت مولانا سید محمد انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ

(۲) سید الاتقیاء اسوۃ الفضلاء حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند

(۳) امام العلماء اسوۃ المہتدین حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ہند •

(۴) حضرت مولانا عبد العزیز صاحب فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

(۵) مولانا نجم الدین صاحب پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

(۶) مولانا سلطان محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ فتحپوری دہلی

(۷) مولانا خواجہ عبد الحی صاحب شیخ التفسیر جامع ملیہ قرول باغ دہلی

(۸) مولانا محمد چراغ صاحب فاضل دیوبند مدرس مدرسہ انوار الاسلام گوجرانوالہ

(۹) مولانا عبید اللہ صاحب فاضل دیوبند پروفیسر گورنمنٹ کالج شاہ پور

(۱۰) مولانا غلام صدیق صاحب فاضل دیوبند ڈیرہ غازی خان -

یہ بے نظیر قرآن عزیز صرف پانچ ہزار کی تعداد میں شائع ہو چکا ہے اور ایک ایسی انجمن کی طرف سے شائع ہوا ہے جس کا کام روپیہ کمانا نہیں بلکہ روپیہ خرچ کرنا ہے ۔ یہ قرآن مالی نفع کے لئے شائع نہیں کیا گیا اسی لئے اسکا ہدیہ بہت کم رکھا گیا ہے تاکہ ہر پڑھا لکھا مسلمان اس تفسیر اور ترجمہ سے فائدہ اٹھا سکے

قرآن عزیز

دوبارہ شائع ہو چکا ہے

المعلن

ناظم شعبہ تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

نوٹ: نمونہ قرآن عزیز ایک آنہ کا ٹکٹ بھیجکر منگوا سکتے ہیں -

انجمن خدام الدین لاہور کی طرف سے

شائع شدہ

قرآن عزیز

کا

دوسرا ایڈیشن شائع ہو چکا

ہے